ابو محمد عبدالوہاب خان
ایم اے پنجاب یونیورسٹی، فاضل مدینہ یونیورسٹی

تحریک اہل حدیث

تحریک کا مطلب ہے: حرکت دینا، آگے بڑھانا، عملی روح پھونکنا اور پروان چڑھانا
اہل: گھر والے، ماننے والے، قربت والے۔
حدیث: قرآن پاک میں متعدد جگہوں پر کلام الٰہی کو "حدیث" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (1)
اور علمائے دین کی اصطلاح میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، اذن و رضا پر محمول سکوت اور ذاتی اخلاق و اوصاف حدیث کہلاتے ہیں۔ (2)

لہٰذا تحریک اہل حدیث کا مفہوم یہ ہے: حدیث الٰہی (قرآن پاک) اور حدیث نبوی (سنت صحیحہ) کی روشنی میں عقائد، عبادات اور معاملات کے اصلاح کی جدوجہد۔

تحریک اہلحدیث کا آغاز

جب رب کائنات نے حدیث الٰہی "اقرا باسم ربك الذی خلق" (3) نازل فرمائی اور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حدیث نبوی ایہاالناس قولوا لاالٰہ الااللہ، تفلحوا" (4) سے بنی نوع انسان کو مخاطب کیا وہی اس تحریک کا نکتہ آغاز تھا۔

قائد تحریک صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ و لازوال عقیدہ توحید کو اذہان و قلوب میں معمور کرتے ہوئے "قل امنت باللہ فاستقم" (5) کی تربیت راسخ فرمائی اور "لایومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین (6) کے سانچے میں جذبہ اطاعت پروان چڑھائی۔ اس طرح جو کارکن پیدا ہوئے وہ گرم ریت پر سنگ گراں کے نیچے دب کر بھی "احد احد" کا نعرہ لگانے کو سعادت سمجھتے تھے، ہجرت اور جہاد جیسے کٹھن کاموں کے لئے میرکارواں کے اشارہ آبرو کے منتظر رہتے تھے، اور اگر جام شہادت نوش کرتے تو یہ حسرت رہتی:

جاں دی، دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

عقیدہ توحید اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب اعماق قلوب میں جاگزیں ہوتا ہے تو تحریک کا کارکن بے پناہ خود اعتمادی اور قوت فیصلہ کا مالک بن جاتا ہے۔ صلحاء امم سابقہ کی جن مورتیوں کو "مانعبد هم الا ليقربونا الى الله زلفا" (7) کے بہانے پوجتے تھے اور انہیں نفع و ضرر کا مالک سمجھ کر لرزہ براندام رہتے تھے، اب وہ "وان يسلبهم الذباب شيئا لا يستنقذوه منه ضعف الطالب و المطلوب" (8) کے اجالے میں انہیں پرکاہ کی حیثیت نہیں دیتے، ہاں صلحاء سے محبت رکھتے اور ان کی طرح اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو زندگی کے ہر مرحلہ پر رب العالمین کی ضمانت کے ساتھ مکمل رہنمائی اور نمونہ عمل پیش کرتا ہے۔ ان کے سر میں اسی کی محبت و اطاعت کا سودا سمایا ہوا تھا۔

احکام شریعت کی پابندی تو ہر مومن کا فریضہ ہے، لیکن تحریک کے یہ کارکن تو عام انسانی طبیعت میں بھی اپنے قائد صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کا احترام کرتے تھے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا کدو پسند کرنا (9) اور معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما باپ بیٹے دونوں کا قمیص کے بٹن کھلا رکھنا (10) صرف اسی جذبے کی ترجمانی ہے جس نے ان کی زندگی کی کایا پلٹ کر سچا انقلابی بنایا اور "فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا (11) کی سند دلا کر معیار صداقت قائم کیا۔

ایسے بلند پایہ کارکنوں کی معیت میں یہ تحریک "صبرا آل ياسر، موعدكم الجنة (12) شعب ابی طالب، دار ارقم، ہجرت حبشہ، ہجرت مدینہ، غزوۂ بدر، احد، احزاب، صلح حدیبیہ وغیرہ مراحل سے ترقی و کامرانی کے منازل طے کرتے ہوئے فتح مبین سے سرفراز ہوئی اس کے بعد تو ورايت الناس يدخلون فى دين الله افواجا (13) کا دور آیا۔ تحریک اہلحدیث کی ترقی کا یہ نقشہ قرآن پاک میں بحوالہ انجیل یوں کھینچا گیا ہے۔ "كزرع اخرج شطئه فازره فاستغلظ فاستوى على سوقه يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار" (14)

رحلت نبوی کے بعد جاں نثاران تحریک نے دین کامل کے ہر رکن کی حفاظت منہج نبوی کے مطابق جاری رکھی اور مختصر عرصے میں تمام فتنوں کا قلع قمع کر کے دم لیا۔ اندرونی خلفشار سے فارغ ہوتے ہی عالم انسانیت کو "اسلام، جزیہ یا قتال" کے فارمولے پر للکارنا شروع کیا اور یکے بعد دیگرے بڑے بڑے سپر پاورز کی نخوت کو کچل کر رکھ دیا۔

تحریک مخالف سازشیں:

تحریک کی فقید المثال کامیابی سے دشمنان دین سیخ پا ہوتے گئے اور انہوں نے بھرپور قوت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا' لیکن یہ تحریک ناقابل تسخیر ثابت ہوئی تو ایک اہم حربے کے طور پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو شہید کرایا۔ لیکن جو تحریک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے نہ دبی ہو وہ کسی اور شخصیت کی مرہون منت کہاں ہو سکتی تھی۔ تحریک پھیلتی گئی اور وقل جاء الحق و زھق الباطل (15) عیاں سے عیاں تر ہوتا گیا۔

اب مخالفین نے تحریک کی قوت کے اصل سرچشمے کا سراغ لگا لیا اور ان کی نظر اس کی بنیادوں میں نقب زنی پر مرکوز ہو گئی جس کے مراحل درج ذیل ہیں۔

(1) **صحابہ کرام پر طعن:** اس سازش کا بانی ابن سبا تھا جس نے "حب اہل بیت" کے حسین ٹائیٹل کے اوٹ میں صحابہ کرام کی کردار کشی کا بیڑا اٹھایا اور قرآن و سنت کے امانت داروں پر طعن کا بیج بویا' خوارج نے اس کی آبیاری کی اور مختصر عرصے میں مرکز گریز ذہنیت کا پھل ملنے لگا نتیجتاً حدیث الٰہی اور حدیث نبوی سے دامن چھڑانے کا موقع مل گیا۔

(2) **عقل پرستی:** کتاب و سنت کو مشکوک قرار دینے کے بعد فلسفہ' منطق' نجوم وغیرہ فنون کو درآمد کر کے خاص مقاصد کے تحت عربی کے قالب میں ڈھالا گیا۔ اس سے عقل پرستی کے نظریات جنم لینے لگے۔ شائقین علم منطقی موشگافیوں میں بری طرح الجھ گئے اور عقل انسانی نے قرآن و حدیث کو سمجھنے کی بجائے نصوص شرعیہ سے ٹکر لینے کی راہ اختیار کی۔

(3) **وضع احادیث:** قرآن پاک کے تواتر اور ہر ایک حرف و اعراب پر امت کے اجماع نے بدنیتوں کا ناطقہ بند کر رکھا تھا اس لئے حدیث الٰہی سے مایوس ہو کر حدیث نبوی میں نقب زنی کے لئے جھوٹی روایات گھڑنے کا کام شروع کیا گیا' لیکن اللہ پاک کو قرآن کے ساتھ بیان قرآن بھی محفوظ رکھنا منظور تھا۔ اس لئے یہ سازش بھی طشت از بام ہو گئی۔

(4) **شرک کا جدید لبادہ:** زمانہ جاہلیت کے معبودان باطل کے بدلے رفتہ رفتہ قابل احترام اسلامی شخصیتوں کو مشکل کشا' حاجت روا اور عالم الغیب و الشھادہ جتلانے کی کوشش کی گئی۔

(5) **بدعات اور عشق مصطفیٰ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شرعی محبت ہر سنت مطہرہ پر جاں نچھاور کرنا سکھاتی تھی اس سے فرار کے لئے "عشق مصطفیٰ" ایجاد کیا گیا' اب جنون

عشق میں بدمست لوگوں نے پیٹ پرستی اور فرقہ پروری کے مدنظر مختلف عقائد و اعمال ایجاد کر کے ان پر دین کا لبادہ ڈال دیا۔

(6) تعصب اور فرقہ بندی: سازش کی آخری کڑی کے طور پر قرآن و حدیث کو صرف رسم و رواج اور تعویذ گنڈوں کی حد تک امت سے مربوط رکھنا تھا۔ لہٰذا ملت اسلامیہ کے چوٹی کے بعض علماء مجتہدین کے فتاوی کو کتاب و سنت کا نچوڑ اور ان کے قلم و زبان سے نکلے ہوئے ہر ایک لفظ کو شرعی دلیل قرار دیا جانے لگا۔ اور ان کی وفات کے مدت مدید بعد ان کے نام پر فقہی مذاہب وجود میں آئے اور تعصب و عناد بڑھتے بڑھتے نوبت بایں جارسید کہ حنفی اور شافعی کے درمیان حرمت نکاح تک کے فتوے صادر ہوئے (16) اور بعض مساجد میں چار چار محرابیں بننے لگیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

دفاع تحریک اہل حدیث

ان متنوع سازشوں کے خلاف اپنے اپنے دور میں اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان کے پیروکار تابعین و ائمہ اسلام برسرپیکار رہے اور صراط مستقیم کی طرف دعوت جاری رکھی۔ یہی وہ سعادت مند مجاہدین ہیں جنہوں نے حدیث الٰہی اور حدیث نبوی کو حرزجاں اور ہادی برحق کی اطاعت کو متاع ایماں بنا لیا۔ تحریک اہل حدیث کے ان سپوتوں میں تمام سلف صالحین و ائمہ دین مبین درجہ بدرجہ شامل ہیں جنہوں نے شرک و بدعت اور تفرقہ بازی کی لعنت کو زمین بوس کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ خصوصاً فرقہ پرستی کے خلاف ائمہ اربعہ کی خدمات بہت نمایاں ہیں:

1۔ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے جب بھی صحیح حدیث ملے تو یہی میرا مذہب ہے۔ (17) کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ ہماری دلیل معلوم کئے بغیر ہمارے قول پر عمل کرے۔ (18) جب میری کوئی بات قرآن و حدیث کے خلاف ہو تو میری بات کو چھوڑ دو۔ (19)

2۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میری رائے کو پرکھو' جو کتاب و سنت کے مطابق ہو اسے لے لو اور جو کتاب و سنت کے مطابق نہ ہو اسے چھوڑ دو۔ (20) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر کسی کی بات قبول بھی ہو سکتی ہے اور رد بھی کی جا سکتی ہے۔ (21)

3۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے اہل اسلام کا اجماع ہے کہ جس شخص پر حدیث نبوی ثابت ہو جائے تو اسے کسی اور کے قول کی وجہ سے چھوڑنا حرام ہے۔ (22)

جس مسئلے میں بھی میرے قول کے خلاف محدثین کے ہاں کوئی حدیث ثابت ہو جائے تو میں اپنی بات سے زندگی میں بھی رجوع کرتا ہوں اور موت کے بعد بھی۔ (23)

4۔ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جس نے حدیث نبوی کو رد کیا وہ ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پہنچ گیا۔ (24) نہ میری تقلید کرو نہ ہی امام مالک شافعی' اوزاعی اور ثوری کی' بلکہ دین کے مسائل وہیں سے لے لو جہاں سے انہوں نے لئے ہیں۔ (25)

ان ائمہ کرام کی صحبت و تربیت سے فیضیاب تلامذہ نے بھی انہی اقوال و ارشادات کو اپنا منہج بنا لیا تھا اور یہی تمام اہل ایمان کا شیوہ رہا۔ تحریک اہلحدیث یہی ہے کہ "فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ و الرسول" (26) کے منہج پر تمام اصولی و فروعی مسائل میں حدیث الٰہی اور حدیث نبوی کی پیروی کی دعوت دی جائے اور ان دونوں کو سمجھنے کے لئے ائمہ دین و فقہائے اسلام کے استدلال سے بھرپور استفادہ کیا جائے اور جن علماء کا قول مرجوح قرار پائے ان پر زبان درازی نہ کی جائے کیونکہ وہ بہرحال "اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران و اذا حکم فاجتہد ثم اخطا فلہ اجر (27) کے تحت عنداللہ ماجور ہیں۔

دعوت اتحاد اسلامی

مذکورہ منہج کی پیروی درحقیقت لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تقاضا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور منہج پر اتحاد ہونا بالکل ناممکن ہے۔ اور صرف اسی بنیاد پر وہی وحدت عقیدہ و عمل وجود میں آ سکتی ہے جو امت محمدیہ کی کھوئی ہوئی عظمت بحال کرے گی۔ یہی اغیار کی قدیم و جدید سازشوں کا توڑ ہے اور یہی دنیا و آخرت دونوں کے فوز و فلاح کی گارنٹی ہے۔

یہاں سے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو گا کہ ہر فرقہ یہی دعویٰ کرتا ہے کہ تمام اہل اسلام اسی کو اختیار کر لیں تو اتفاق ہو سکے گا۔ لیکن اگر تعصب سے پاک ہو کر دیکھا جائے تو فرقوں اور تحریک میں فرق روز روشن کی طرح ظاہر ہے کیونکہ یہ تحریک تمام اجتہادی مسائل میں علمی تحقیق کا سلسلہ جاری رکھتی ہے اور کسی معین فقہ کی کتاب کو واجب اتباع نہیں مانتی لہٰذا آج بھی اہلحدیث کا کوئی مسئلہ مرجوح ثابت ہو جائے تو ہم یہی کہیں گے کہ ہمیں اس مسئلے کے بارے میں غلط فہمی تھی اور راجح مسئلہ بسر و چشم قبول کر لیں گے۔ جبکہ فرقہ پرست اپنے غیر معصوم امام کے کسی بھی قول کو ترک کرنے کو اپنے مذہب کے خلاف سمجھ کر گوارا نہیں کرتے۔

بعض لوگ "اختلاف امتی رحمة" (28) کا ڈھونگ رچا کر تمام اختلافی مسائل میں تمام متضاد اقوال کو درست جتلانے کی کوشش کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اختلافات کو بطور حجت پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ حدیث سندا ثابت نہیں۔ اور "ولا یزالون مختلفین O الامن رحم ربك" (29) وغیرہ آیات اور ائمہ دین کی مذکورہ بالا تصریحات کے بھی خلاف ہے۔ اور صحابہ کرام کا اختلاف متاخرین کے اختلاف سے بالکل مختلف ہے اسباب و علل میں بھی اور نتائج و ثمرات میں بھی۔ (30) کیونکہ صحابہ کرام اپنے فہم و علم کے مطابق فتوے دیتے تھے لیکن وہ اختلاف مٹانے اور راجح قول قبول کرنے کے لئے کوشاں رہتے تھے اس لئے ان کے دور میں فرقہ بازی نہ ہوئی۔ لیکن آج کے فرقہ باز کہتے ہیں کہ ہمارے ائمہ نے تمام مسائل میں بھرپور تحقیق کر کے اسی کو ترجیح دی ہے اس لئے اب کسی تحقیق کی گنجائش نہیں۔ اسی لئے فرقہ بازی میں آج امت اسلامیہ نصاری سے ایک اور یہود سے دو قدم آگے بڑھ رہے ہیں جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "افترقت الیهود علی احدی وسبعین فرقة' فواحدة فی الجنة وسبعون فی النار' وافترقت النصاری علی اثنتین وسبعین فرقة احدی وسبعین فی النار وواحدة فی الجنة' والذی نفس محمد (صلی الله علیه وسلم) بیدهٖ لتفترقن امتی علی ثلاث و سبعین فرقة واحدة فی الجنة و ثنتان وسبعون فی النار قیل یا رسول الله من هم؟ قال "الجماعة" (31)

مختصراً تحریک اہل حدیث ایک مسلسل دعوت ہے۔

کفر و الحاد سے	دین اسلام کی طرف
مخلوق پرستی کی ذلت سے	توحید الٰہی کے عزت کی طرف
غلو فی الدین سے	راہ اعتدال کی طرف
رسوم جاہلیت سے	احکام شریعت کی طرف
بدعت کی پگڈنڈیوں سے	سنت نبوی کے شاہراہ کی طرف
ہوس پرستی کی لت سے	حق پرستی کی جستجو کی طرف
تفرقہ بازی کی لعنت سے	اتفاق و اتحاد کے رحمت کی طرف
تعصب کی قباحت سے	وسعت ظرفی کی شرافت کی طرف

بالفاظ قرآنی: "الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور" (32)

قائدین تحریک ہوشیار باش

الحمد للہ اب شرک و بدعت کی کشش مٹ رہی ہے اور اس تحقیقی دور میں تقلید و جمود کی رعنائی ناپید ہو رہی ہے اور بیرونی جانب تمام ادیان عالم اور نظامہائے معاشرت فرسودہ ہو چکے ہیں آج کا انسان ایسے نظام زندگی کا شدت سے متلاشی ہے جو اسے سکون نصیب کرے۔ اصلی سکون درحقیقت صرف اسی طرز زندگی سے مل سکتا ہے جسے اللہ پاک نے "لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة (33) کی ڈگری عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ تحریک اہلحدیث کو عام کیا جائے اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا صبر و استقلال سے مقابلہ کیا جائے شیاطین الجن والانس کی اولین ترجیح یہی تھی کہ موحدین کو شرک و بدعت میں مبتلا کیا جائے تاکہ "انه من یشرك بالله فقد حرم الله علیه الجنة" (34) اور "سحقا سحقا لمن غیر بعدی (35) کے سزاوار ہو سکیں۔ لیکن "ان الشیطان قد ایس ان یعبده المصلون و لکن فی التحریش بینهم" (36) کے مطابق پارٹی بازی کے ذریعے تحریک کو کمزور کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں اور ابلیس اور اس کے چیلے اس فیلڈ میں کافی کام کر چکے ہیں جس کے بعض مظاہر یہ ہیں:

(1) علم کے مطابق عمل میں کوتاہی

(2) عام طور پر داعیان توحید و سنت میں اخلاق حسنہ کی کمی

(3) کسی شرعی حکم کو حد سے زیادہ اہمیت دیتے ہوئے باقی احکام شریعت کی تنقیص۔

(4) بعض احکام دین کی پابندی کرنے والوں کا استہزاء بھی کبھی کبھی دیکھنے میں آتا ہے۔

(5) ان مظاہر سے بڑھ کر جو چیز آج تحریک اہل حدیث کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے پر تلی ہوئی ہے وہ ہمارے علماء افاضل اور محسنین سخاوت شعار کا شوق اقتدار ہے' وہ تحریک سے اپنی وابستگی کو حصول قیادت سے مشروط کرتے ہوئے اہم عہدوں کے نائبین کی تعداد بڑھاتے چلے جاتے ہیں ان کے نزدیک قبول نیابت ہی معراج قناعت ہوتی ہے۔

(6) اس سے آگے گزر کر وہ مرحلہ آتا ہے کہ کوئی بزعم خویش "پیکر اخلاص' اہم ترین شخصیت" اپنی گرانقدر خدمات کو تحریک اہلحدیث کے لئے بقا و فنا کا مترادف سمجھتے ہوئے ہیچو مادیگرے نیست کا نعرہ بلند کرے اور اپنے من پسند عہدے سے محرومیت کی صورت میں ڈیڑھ اینٹ کی الگ

مسجد قائم کرنے پر اتر آئے تو ابلیس کے چیلوں کے لئے اس سے زیادہ امید افزا کسی صورت حال کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔

التحریش بینہم کے خوشہ چینوں کو راہ راست پر لانے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ تحریک اہلحدیث کے تمام قائدین اور کارکن توحید و سنت پر صبرو استقلال سے ڈٹے رہیں اور سیرت اسلاف کی پیروی کریں اگر ہمارے زعماء مخلص ہیں تو انہیں خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ سے حوصلہ مندی کا سبق لینا چاہیے جنہیں بے مثال خدمات کے باوجود سپہ سالاری سے معزول کر کے سپاہی بنایا گیا تھا لیکن تحریک کے کارکن کی حیثیت سے ان کی مخلصانہ خدمات جاری رہیں۔ آج کے سلفیوں کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تحریک اہلحدیث کو منظم طور پر آگے بڑھا کر اس فضیلت سے مشرف ہونے کا زرین موقعہ گنوانا نہیں چاہیے: "من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده كتب له مثل اجر من عمل بها ولا ينقص من اجورهم شئ" ورنہ "و من سن فی الاسلام سنة سيئة فعمل بها بعده كتب عليه مثل وزر من عمل بها ولا ينقص من اوزارهم شئ" (37) کا سامنا ہو گا۔ العیاذ باللہ

رب العزت تمام قائدین اور کارکنوں کو توفیق عطا فرمائے کہ ہر قسم کے ذاتی مفادات پر تحریک کے تقاضوں کو ترجیح دیتے ہوئے شیاطین الجن والانس کی سازشوں کا منظم طور پر مقابلہ کریں۔ آمین

---

(1) ملاحظہ کیجئے سورۃ الاعراف: 185' الکھف: 6' الجاثیہ: 6' الزمر: 23' النجم: 59' الواقعہ: 81' القلم: 44' المرسلات: 5' النساء: 87 وغیرہ

(2) تیسیر مصطلح الحدیث ص 14

(3) سورۃ العلق: 1

(4) مسند احمد جلد: 3 صفحہ 492' جلد: 4 صفحہ 341

(5) صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ: 8 مع شرح النووی عن سفیان بن عبداللہ

(6) متفق علیہ صحیح بخاری مع الفتح (ط: بیروت 1402ھ) 49/1' صحیح مسلم 15/2 عن انس

(7) سورۃ الزمر: 3

(8) سورۃ الحج: 73

(9) صحیح بخاری 454,432/9 عن انس

(10) سنن ابی داؤد کتاب اللباس 55/4' مسند احمد 434/3 عن معاویہ بن قرۃ حدثنی ابی

(11) سورۃ البقرۃ: 137

(12) سیرۃ ابن ہشام:279/1
(13) سورۃ النصر:2
(14) سورۃ الفتح:29
(15) سورالاسراء:81
(16) البحرالرائق بحوالہ صفہ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (1403ھ/ص44
(17) حاشیہ ابن عابدین63/1
(18) المیزان للشعرانی55/1
(19) الایقاظ للفلانی صفحہ 50
(20) جامع بیان العلم و فضلہ 32/2
(21) ایضا91/2
(22) الفلانی صفحہ 28
(23) اعلام الموقعین لابن القیم363/2
(24) المناقب لابن الجوزی صفحہ 182
(25) اعلام الموقعین302/2
(26) سورۃ النساء:69
(27) متفق علیہ۔ اللولو والمرجان 504/2 ط:احیاء التراث
(28) دیکھیے سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ نمبر58,57' اردو مترجم صفحہ 137۔138
(29) سورۃ ھود:119,118
(30) تفصیل کے لئے سماحۃ الشیخ محمد ناصرالدین البانی حفظہ اللہ کی صفتہ الصلاۃ کا مقدمہ لائق مطالعہ ہے۔
(31) سنن ابن ماجہ 1322/2 عن عوف بن مالک' فی الزوائد: اسنادہ صحیح' رجالہ ثقات
(32) سورۃ البقرۃ: 257
(33) سورۃ الاحزاب:21
(34) سورۃ المائدۃ:72
(35) متفق علیہ' اللولو والمرجان690/2
(36) جامع الترمذی' کتاب البر' عن جابر330/4' قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن
(37) صحیح مسلم' کتاب العلم عن جریر 226/16 مع النووی